اِنَّ الحیاءَ مِنَ الایمانِ (حدیث)

حیا اور پاکدامنی

محبوب العلماء والصلحا

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ فیصل آباد
☎ +92-041-618003

باب ۶

زنا کی اقسام

مرد و عورت اپنی شہوت کو مختلف طریقوں سے پورا کر لیتے ہیں، ان میں سے نکاح کے بعد میاں بیوی کا یا باندی مالک کا ایک دوسرے سے ملاپ کے ذریعے شہوت کو پورا کرنا حلال ہے۔ بقیہ صورتیں حرام ہیں۔ شہوت پورا کرنے کی ہر ناجائز صورت زنا میں داخل ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) زنا کی پہلی قسم، خودلذتی

مرد یا عورت جب اپنے آپ ہی سے شہوت کو پورا کر لیں تو اسے خودلذتی (Solo Sex) کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) خیالی زنا

جب مرد اپنی سوچ میں کسی عورت کے ساتھ ہمبستری کا تصور باندھے یا عورت مرد کا تصور جمائے تو اس سے اس کے جذبات گرم ہونے لگتے ہیں۔ نوجوان حضرات اس کیفیت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بعض کو انزال کی صورت بھی پیش آجاتی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ زنا کی ادنیٰ ترین قسم ہے۔ اس سے قلب میں ظلمت آتی ہے۔ اس کو دل و دماغ کا زنا کہتے ہیں۔ استغفار سے یہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ یہ

زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔

(۲) استمناء بالید (Masterbation)

کوئی مرد غلبہ شہوت کے وقت اپنے ہاتھ سے عضو خاص ہلا کر منی نکال دے یعنی مشت زنی کرے یا کوئی عورت اپنی فرج میں انگلی ڈال کر شہوت کو پورا کرلے یعنی انگشت زنی کرے تو اسے خودلذتی کہتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (المؤمنون:۷)

[پس جو کوئی اس کے علاوہ تلاش کرے پس وہ حد سے بڑھنے والے ہیں]

علامہ آلوسیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

فجمهور الائمة علىٰ تحريمه و هو عندهم داخل فيما وراء ذلك (روح المعانی:۱۱/۸۱)

[پس جمہور علماء اس (خودلذتی) کی حرمت پر متفق ہیں۔ ان کے ہاں یہ چیز وراء ذلک میں داخل ہے]

ابوحیان اندلسی اپنی تفسیر البحر المحیط میں لکھتے ہیں

والجمهور علىٰ تحريم الاستمناء (البحر المحیط:۶/۳۶۷)

[اور جمہور ہاتھ کے ذریعے منی نکالنے کی حرمت پر متفق ہیں]

علامہ قرطبی اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں

وعامة العلماء على تحريمه (تفسیر قرطبی سورة المومنون)

[اور عام علماء اس کی حرمت پر متفق ہیں]

علامہ ابن عربی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

وعامة العلماء على تحريمه وهو الحق الذى لاينبغى ان يدان ...... الایة (احکام القرآن ۳/۱۳۱)

خودلذتی کے اثرات

اگر کسی نوجوان کو خودلذتی کی عادت پڑ جائے تو جسمانی طور پر بھی اس کے بد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

چہرے پر اثرات:

ایسے نوجوان کا چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ چہرے کی رعنائی ختم ہو جاتی ہے۔ قدرتی چمک اور نور چہرے سے ختم ہو جاتا ہے۔ گال پچک جاتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ انسان خون کی کمی کی وجہ سے دیکھنے والے کو پہلی نظر میں ہی مریض لگتا ہے۔

اعصاب پر اثرات:

اعصاب کمزور ہو کر طبیعت میں بے سکونی آجاتی ہے۔ اضطراب کی وجہ سے تحمل مزاجی میں کمی آجاتی ہے۔ جسم ہر وقت تھکا تھکا محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگ ہر وقت لیٹے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ انسان سست ہو کر پڑا رہتا ہے۔ کام چور بن جاتا ہے۔ غصہ بڑھ جاتا ہے۔

دل پر اثرات:

چلنے پھرنے یا کام کرنے سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ نوجوان نسیان کا مریض بن جاتے ہیں۔ طلباء کی تعلیم میں بہت رکاوٹ آجاتی ہے۔ سبق مشکل سے یاد ہوتا ہے اور جلدی بھول جاتا ہے۔ ذہنی کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ طلباء کو تعلیم کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔

جسمانی قوت پر اثرات:

وزن کم ہوتے ہوتے انسان ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتا ہے۔ دیکھنے والے بھی کہتے ہیں کہ آپ مریل سے کیوں نظر آتے ہیں۔ ذرا سا کام کرنے سے تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی کی وجہ سے کام کے وقت ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے اٹھیں تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہو کر ریح یا قبض کی بیماری ہو جاتی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد بھی قطرے آتے رہتے ہیں۔

جنسی قوت پر اثرات:

جنسی اعتبار سے بہت زیادہ کمزوری آجاتی ہے۔ سرعت انزال کی بیماری لگ جاتی ہے۔ احتلام کی کثرت ہو جاتی ہے۔ عضو خاص میں ٹیڑھا پن آجاتا ہے۔ شہوت کے وقت سختی پوری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بیوی کے ہمبستری کے قابل نہیں رہتا۔ ذلت وخواری کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ لڑکیاں عام طور پر لیکوریا کی مریضہ بن جاتی ہیں۔ ہاضمے کی کمزوری کی وجہ سے کھانے پینے کو دل کرتا۔ دل کی تسلی کیلئے اپنے آپ کو سمارٹ سمجھتی ہیں مگر درحقیقت دیکھ کر دل سے آواز آتی ہے کہ

اللہ تعالی کی شان ہے لکڑی میں بھی جان ہے

اگرچہ اس گناہ کے جسمانی نقصانات بہت زیادہ ہوتے ہیں لیکن بندے نے چونکہ اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی خود ہی تباہ کی ہوتی ہے۔ اپنا ہی نقصان کیا ہوتا لہٰذا توبہ استغفار اور ندامت سے یہ گناہ بھی جلدی معاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی کے ساتھ بندے کا اپنا معاملہ ہے۔

هو الذی یقبل التوبة عن عباده ویعفوا عن السیئات

[وہ ذات ہے جو توبہ قبول کرتی ہے اور گناہوں سے درگزر کرتی ہے]

زنا کی دوسری قسم
جنس مخالف سے شہوت پوری کرنا

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی جنسی خواہش پورا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ بالغہ عورت کی شرمگاہ میں مرد کے عضو خاص کے داخل ہونے کو جماع کہتے ہیں۔ اگر یہ جماع غیر محرم مرد عورت کے درمیان ہے تو اسے زنا کہتے ہیں۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں جن کو اپنی شدت و برائی کے اعتبار سے ترتیب وار درج کیا جاتا ہے۔

اعضاء کا زنا

اگر کوئی مرد غیر محرم عورت کی طرف یا عورت غیر محرم مرد کی طرف شہوت بھری نظر سے دیکھے تو یہ آنکھ کا زنا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

العینان تزنیان وزنا ھما النظر (بخاری و مسلم)

[آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے]

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے شہوت بھری نگاہ سے غیر محرم کو دیکھ لیا وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

والاذنان زنا ھما الاستماع

[اور کانوں کا زنا سننا ہے]

معلوم ہوا کہ غیر محرم مرد و عورت کا آپس میں جنسی گفتگو کرنا یا ہنسی مذاق کرنا کان کا زنا ہے۔ ایک دوسرے کے جسم کو مس کرنا ہاتھ کا زنا ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

لان یطعن فی راس احدکم بمخیط من حدید خیر لہ من ان

یمس امرأة لا تحل له (طبرانی، الجامع الصغیر ج ۲، ص ۴۰۰)

[تم میں کسی کے سر میں لوہے کی سوئی سے زخم کر دیا جائے یہ زیادہ بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کیلئے حلال نہیں]

کپڑوں سمیت غیر محرم مرد اور عورت کا آپس میں بغلگیر ہونا۔ بوس و کنار کرنا۔ ایک دوسرے کے اعضاء کو گدگدانا چاہے انزال ہو یا نہ ہو یہ سب کچھ اعضاء کے زنا میں شامل ہے۔ توبہ استغفار سے یہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

بیوی سے زنا

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے لئے مباشرت کو باعث اجر بنایا ہے لیکن حیض و نفاس کی حالت میں اس عمل کو منع فرمادیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ (بقرہ: ۲۸)

[حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو]

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے

من اتیٰ حائضاً او امرأة فی دبرها او کاهنا فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ (ترمذی۔ مشکوٰۃ: ۵۶)

[جو آئے حائضہ عورت کے پاس آئے یا عورت کی دبر میں یا کاھن کے پاس، پس اس نے کفر کیا اس چیز سے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا]

امام احمد نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

عن النبی ﷺ فی الذی یاتی امراته وهی حائض یتصدق بدنیار او نصف دینار (ترمذی)

[نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے پاس حیض کی حالت میں آتا ہے۔ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ

کرے]

جمہور ائمہ نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ توبہ استغفار اور ندامت سے یہ گناہ بھی جلدی معاف ہو جاتا ہے۔

غیر محرم عورت سے زنا

جب غیر محرم مرد و عورت اس طرح ملیں کہ مرد کا عضو خاص عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو یہ زنا کی کامل صورت ہے۔ جس پر حد جاری ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا (اسراء: ۴)

[زنا کے قریب مت جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے]

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

یا امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم. واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ، واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و بکیتم کثیرا (مشکوٰۃ: ج ا، ص ۳۶۸)

[اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ کی قسم۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے اور اللہ کی قسم۔ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو بہت کم ہنستے اور زیادہ روتے]

شادی شدہ عورت سے زنا

اگر غیر شادی شدہ مرد عورت زنا کریں تو ان کی سزا سو کوڑے لگانا ہے۔ لیکن اگر شادی شدہ زنا کریں تو ان کی سزا سنگساری ہے اس سے معلوم ہوا کہ شادی شدہ عورت چونکہ کسی کی امانت ہوتی ہے اس سے زنا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے۔ امانت میں خیانت

بھی، کسی کے نسب کو داغدار کرنا بھی، شوہر کے دل کو ایذا پہنچانا بھی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

ما من ذنب بعد الشرک اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل فی رحم لا یحل له (ابن کثیر ۳/۴۸)

[شرک کے بعد کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں کہ کوئی شخص اپنا نطفہ ایسے رحم میں رکھے جو اس کے لیے حلال نہیں]

پڑوسن سے زنا

حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام سے عظیم ترین گناہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے شرک اور قتل کے بعد فرمایا

ان تزنی حلیلة جارک (بخاری)

[تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا]

دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

لا یدخل الجنةَ من لا یامن جاره بوائقه (بخاری)

[جنت میں نہیں داخل ہو سکے گا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بچا ہوا نہ ہو]

ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

واللہ لا یومن. واللہ لا یومن واللہ لا یومن قالوا من یا رسول الله قال الذی لا یامن جاره بوائقه (بخاری)

[اللہ کی قسم مؤمن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں، صحابہ نے عرض کیا کون یا رسول اللہ ﷺ فرمایا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو]

علماء نے لکھا ہے کہ گھر کے چاروں اطراف کے ۴۰،۴۰ گھروں تک کے لوگ پڑوسی کہلاتے ہیں۔ پڑوسن سے زنا کرنے میں زنا کے ساتھ ساتھ پڑوسی کے حقوق میں پامال کرنے کا گناہ بھی شامل ہے۔

قریبی رشتہ دار عورت سے زنا

اگر پڑوسی قریبی رشتہ دار ہو تو اسکی بیوی بیٹی سے زنا کرنا اور بھی زیادہ سخت گناہ ہے چونکہ اس میں پڑوسی کی دل آزاری کے ساتھ ساتھ قطع رحمی کا گناہ بھی شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ (البقرۃ: ۲۷)

[اور توڑتے ہیں اس کو اللہ نے جس کو ملانے کا حکم دیا]

حدیث پاک میں ہے کہ قطع رحمی کرنے والے کی شب قدر میں بھی مغفرت نہیں کی جاتی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ رشتہ داروں میں مرد و عورت کے بے محابا اختلاط کی وجہ سے عشق معشوقی کی بیماری جلدی پھیلتی ہے زنا کی کا ارتکاب ہوتا ہے۔ عام رسم و رواج کی زندگی گزارنے والی لڑکیاں اپنے خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور چچا زاد لڑکوں کو بھائی کہہ کر پردے کا خیال نہیں کرتیں۔ حقیقت یہی ہے کہ معاملہ ''دن کو بھائی بھائی رات کو چار پائی'' والا بن جاتا ہے۔ جب ناجائز تعلقات کا بھانڈا پھوٹتا ہے تو رشتہ داروں میں ہمیشہ کے لئے دوری ہو جاتی ہے۔

مجاہد کی بیوی سے زنا

وہ لوگ جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلتے ہیں اور ان کی بیویاں گھروں میں تنہا رہ جاتی ہیں۔ شریعت شریف میں ان کے درجہ اور حرمت کو عام مسلمان عورتوں کی حرمت سے زیادہ کہا گیا ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة امهاتهم . و مامن رجل من القاعدين يخلف رجلامن المجاهدين فى اهله فيخونه فيهم الاوقف له يوم القيامة فياخذ من عمله . ثم التفت الينا رسول الله ﷺ فقال ما ظنكم ؟ (مسلم: ج۳، ص۱۵۰۸)

[مجاہدین کی بیویوں کی عزت پیچھے رہنے والوں کیلئے ان کی ماؤں کی عزت کی طرح ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو مجاہدین میں سے کسی کا خلیفہ بنے اس کے اہل میں پھر وہ اس کی خیانت کرے، مگر یہ کہ کھڑا کیا جائے گا وہ قیامت کے دن، پھر وہ اس کے اعمال سے میں سے جو چاہے گا لے گا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا خیال ہے تمہارا؟]

اس میں تشریح کرتے ہوئے علماء نے لکھا ہے

"ما ظنكم" اى ماظنكم ان يترك الاب لابنه ولا الصديق لصديقه حقايجب عليه

[یعنی تمہارا کیا خیال ہے کہ باپ بیٹے کیلئے یا دوست دوست کیلئے ایسا کوئی حق چھوڑے گا جو اس کیلئے ثابت ہو]

طلب علم کے لئے مدارس میں جانے والے یا دعوت و تبلیغ کے کام میں جانے والے مجاہدین کے زمرے میں داخل ہیں۔

محرم عورت سے زنا

آجکل گھروں میں ٹی وی ویڈیو انٹرنیٹ کیبل وغیرہ نے اخلاقی حالت میں اس قدر گراوٹ پیدا کر دی ہے کہ مرد اپنی محرم عورتوں کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ بعض تو زنا کے بھی مرتکب ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

من وقع على ذات محرم فاقتلوه (ابن ماجہ:۲۵۶۴)
[جس شخص نے محرم عورت کے ساتھ زنا کیا اس کو قتل کردو]

ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ

ان رسول الله ﷺ بعثه الى رجل اعرس بامرأة ابيه فضرب عنقه وخمس ماله (ابن ماجہ)

[نبی علیہ السلام نے ان کو ایک شخص کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو انہوں نے اس کو قتل کیا اور مال کو غنیمت بنایا]

حضرت عبداللہ بن مطرف نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ

من تخطى الحرمتين فخطوا وسطه بالسيف (طبرانی)

[جس نے محرم سے نکاح کیا اس کے پیٹ سے تلوار گزار دو یعنی اس کو قتل کر دو]

مطلقہ بیوی سے زنا کرنا

قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی کو طلاق دینے کے باوجود اپنے پاس رکھے گا اور زنا کا مرتکب ہوگا۔ بیرون ملک میں مسلمانوں میں یہ واقعات بڑھتے جا رہے ہیں کہ خاوند غصے میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے۔ پھر بچوں کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے سے دور ہونا مشکل سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ''میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی'' والا معاملہ ہو جاتا ہے۔ دنیا والوں کے سامنے شرمندگی کے ڈر سے طلاق کا اظہار نہیں کرتے اور قیامت کے دن کی شرمندگی کو بھول جاتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔

واشد الزنى الرجل يطلق امرأته وهو يقيم معها بالحرام ولا

يقر عند الناس مخافة الفضيحة فكيف لا يخاف فضيحه الاخرة يوم تبلى السرائر بمعنى تظهر الاسرار فاحذر فضيحة اليوم واجتنب الزنا ولا تصر عليه فانه لا طاقة لک على عذاب الله وتب الى الله فان الله يقبل العوبة عن عباده الله كان توابا رحيما (النساء:۱۵)

[اور سب سے سخت زنا وہ ہے کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے دے پھر وہ حرام ہونے کے باوجود اس کے ساتھ رہے]

بوڑھے کا زنا

اگر بوڑھا آدمی زنا کرے تو یہ زنا کی بدترین شکل ہے۔ علماء نے لکھا ہے۔

فإن كان شيخا كان اعظم اثما وهو احد الثلاثة الذين لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم

[اگر وہ بوڑھا ہے تو اس کا گناہ بہت بڑا ہے اور وہ ان تین شخصوں میں سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ اسے پاک کریں گے اور اس کیلئے دردناک عذاب ہوگا]

زنا کی تیسری قسم
ہم جنس سے زنا

کبھی دو مرد یا دو عورتیں ایک دوسرے سے اپنی شہوت کو پورا کر لیتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

لواطت

لواطت کے معنی ہیں ایک مرد دوسرے مرد کے پاخانہ کے سوراخ میں اپنا عضو خاص داخل کرے۔ یہ گندی عادت حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے شروع ہوئی۔ اسی لئے اس کا نام لواطت رکھا گیا۔ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کے متعلق فرمایا

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ . وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ (الشعراء:١٥٦)

[کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو جہان والوں سے۔ اور چھوڑتے ہو جو تمہارے لئے رب نے بیویاں بنائی ہیں۔ بلکہ تم حد سے گزر جانے والی قوم ہو]

اللہ رب العزت نے مرد کی شہوت پورا کرنے کے لئے عورت کو بنایا ہے۔ اگر کوئی شخص عورت کے بجائے مرد سے شہوت پوری کرے تو یہ اسکی گندی ذہنیت کی دلیل ہے۔ ایسا شخص فطرت انسانی کے خلاف کام کرتا ہے۔ اس کی بصیرت چھن گئی ہے۔ اور عقل سے عاری ہو چکا ہے۔ اسکی مثال اس شخص کی مانند ہے جو بہترین تیار شدہ بھنے ہوئے گوشت کو کھانے کی بجائے گلا سڑا متعفن کچا گوشت کھانے کی خواہش کرے۔ قوم لوط سے پہلے یہ عمل تاریخ انسانی میں کبھی نہیں کیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ (الاعراف ٨٠)

[کیا تم بے حیائی کے کام کو کام کرتے ہو جو کہ پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا]

انسان کو تو اللہ رب العزت نے عقل کے نور سے نوازا ہے۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ جانور بھی لوطی عمل نہیں کرتے۔ اگر قوم لوط اس قبیح عمل کو شروع نہ کرتی تو شاید انسان اس

گناہ سے بچے ہوئے ہوتے۔ عبدالمالک بن مروان کا قول ہے۔

لولا ان اللہ تعالیٰ ذکر آل لوط فی القرآن ماظننت ان احدیفعل بھا

[اگر اللہ تعالیٰ قوم لوط کا ذکر قرآن پاک میں نہ کیا ہوتا تو میں خیال نہ کرتا کہ کسی نے اس فعل کو کیا ہوگا]

لواطت کرنے پر عذاب

اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو لواطت کے گناہ پر پانچ طرح سے عذاب دیا تاکہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔

<u>الاھلاک:</u> پوری قوم لوط کو ہلاک کر دیا گیا سوائے چند مومنین کے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لوطی عمل کرنے والے کو خلاف فطرت کام کرنے کی وجہ سے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس کے زندہ رہنے سے اسکا مرجانا بہتر ہے۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

<u>قلب دیارھم علیھم:</u> قوم لوط کی بستی کو ان پر الٹ دیا گیا۔ ابن قیم فرماتے ہیں۔

واذا بدیارھم قد اقتلعت من اصلھا ورفعت نحو السماء حتی سمعت الملائکۃ نباح الکلاب ونھیق الحمیر

[اور ان کے گھروں کو جڑ سے اکھاڑ کر آسمان کی طرف اتنا اونچا اٹھایا کہ فرشتوں نے کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنی]

<u>رجمھم بالحجارۃ:</u> قوم لوط پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ لسان العرب میں سجیل کے لفظ کی تشریح لکھتے ہیں۔

حجارة من طين طبخت بنار جهنم مكتوب فيها اسماء القوم و معنى منضود اى متابع يجمع بعضه بعضا

[اس مٹی سے بنے ہوئے پتھر جس کو دوزخ کی آگ پر پکایا گیا۔ اس لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے اور منضود کا معنی ہے پے در پے لگاتار]

علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پتھروں کی ایسی بارش برسائی کہ ان کے حاضر و غائب سب لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

حتى ان تاجرا منهم كان فى الحرم فوقفت له حجرا يوما حتى قضى تجارته و خرج من الحرم فوقع عليه (روح المعانی: ۱۷۲/۸)

[حتیٰ کہ ان میں سے کوئی تاجر حرم میں تھا تو اس کیلئے پتھر چالیس دن تک ٹھہرا رہا حتیٰ کہ وہ تجارت سے فارغ ہو کر حرم سے نکلا تو اس کو لگا]

عذاب کی شدت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو لواطت سے بہت زیادہ نفرت ہے۔

الخسف بهم: پوری قوم کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ بتا دیا گیا کہ لوطی قوم کیلئے زمین کے اوپر والے حصے کی نسبت زمین کے اندر والا حصہ زیادہ بہتر ہے

التنكيل: اللہ تعالیٰ نے پوری قوم لوط کا تفصیلی تذکرہ قرآن مجید میں فرما کر ان کو خوب رسوا کیا۔ کسی قوم کیلئے اتنے ہتک آمیز اور ذلت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جتنا کہ قوم لوط کے بارے میں کیا گیا۔ لواطت اتنا بڑا جرم ہے کہ نرمی اور شفقت کو ایک طرف رکھ کر سختی اور شدت کی انتہا کر دی گئی۔ اس قدر عبرتناک عذاب اس لئے دیا گیا تاکہ دوسرے لوگ کانوں کو ہاتھ لگائیں اور اس گناہ کے بارے میں دل و دماغ میں خیال بھی نہ لائیں۔

زنا اور لواطت کا تقابلی جائزہ

زنا اور لواطت دونوں گناہ کبیرہ ہیں لیکن لواطت خلاف فطرت ہونے کی وجہ سے زیادہ بڑا اور زیادہ برا گناہ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

لواطت	زنا	نمبر شمار
دو مرد آپس میں مل کر لواطت کرتے ہیں۔	مرد اور عورت مل کر زنا کرتے ہیں۔	(۱)
لواطت فطرت انسانی کے خلاف ہے لہٰذا زیادہ برا کام ہے۔	زنا اگرچہ گناہ ہے مگر مرد و عورت کا ملاپ فطرتی تقاضا ہے۔	(۲)
لوطی اپنا مادہ تولید ایسی جگہ ڈالتا ہے جہاں پر بیج ضائع ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں	زانی مادہ تولید ایسی جگہ ڈالتا ہے جہاں سے نسل انسانی آگے بڑھتی ہے۔	(۳)
لواطت کے لئے قرآن مجید میں "الفاحشة" کا لفظ استعمال کیا گیا جو کہ معرفہ ہے اسکا مطلب یہ ہوا کہ یہ ایسا گناہ ہے کہ اس جیسا گناہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين	زنا کے لئے قرآن مجید میں فاحشہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو کہ نکرہ ہے اسکا مطلب یہ ہوا کہ زنا بھی گناہوں میں سے ایک گناہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انه كان فاحشة وساء سبيلا	(۴)
حدیث پاک میں لوطی پر تین دفعہ لعنت کی گئی ہے "لعن الله من عمل عمل قوم. لعن الله من عمل عمل لوط ـ لعن الله من عمل عمل قوم لوط	حدیث پاک میں زانی پر ایک دفعہ لعنت کی گئی ہے۔	(۵)
قوم لوط کے لئے قرآن مجید میں متعدد برے لفظ استعمال کئے مثلاً فاسقین ۔ انهم كانوا قوم سوء فاسقين (الانبياء) مسرفون بل انتم قوم مسرفون (الاعراف) مفسدین ۔قال رب انصرني على قوم المفسدين (العنكبوت) ظالمین ۔ انا مهلكوا اهل هذه القرية ان اهلها كانوا ظالمين (العنكبوت) عادون ۔ بل انتم قوم عادون	زنا کرنے والے کو قرآن میں خبیث کا لقب دیا گیا ہے۔	(۶)

نمبر شمار	زنا	لواطت
(۷)	زانی کو رجم کرنے کے لئے انسانوں کو حکم دیا گیا۔	لوطی کو اللہ رب العزت نے پتھروں کی بارش برسا کر خود سنگسار کیا۔

نتیجہ: لواطت زنا کی بہ نسبت زیادہ گناہ ہے۔ اسی لئے فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی نگران ایک طرف مرد وعورت کو جماع کرتا دیکھے اور دوسری طرف دو مردوں کو لواطت کرتا دیکھے تو اسے چاہیے کہ پہلے مردوں کو علیحدہ کرے اور گرفتار کرے۔ بعد میں مرد وعورت کو الگ کر کے گرفتار کرے۔ اس لئے کہ مرد وعورت کے جماع میں حلال کا امکان ہے شاید میاں بیوی ہوں یا مالک اور باندی ہوں۔ لیکن لواطت میں حلال کا امکان ہی نہیں ہے۔ زنا برا کام ہے تو لواطت بہت زیادہ برا کام ہے۔

لواطت اسلام کی نظر میں

دین اسلام نے لواطت کو انتہائی ناپسندیدہ اور قبیح فعل سمجھا ہے۔ لوطی کے لئے کڑی سزائیں متعین کی ہیں۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

لا ینظر اللہ عزوجل الی رجل اتی رجل او امراۃ فی دبرھا (ترمذی)

[اللہ تعالیٰ ایسے مرد کی طرف دیکھیں گے ہی نہیں جو عورت کی دبر کی طرف سے آئے]

لواطت کے گھناؤنے پن کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اللہ رب العزت لوطی کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں فرماتے۔ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

من وجد تموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلو الفاعل و المفعول بہ

(ابن حبان۔ ترمذی: ۱/۱۳۸، احمد)

[جب کسی کو قوم لوط کا عمل کرتے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو]

گویا لوطی عمل کرنے والے فاعل اور مفعول دونوں کو جینے کا کوئی حق حاصل نہیں رہا۔

بیوی سے لواطت

دین اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کرنے کی اجازت دی ہے اور اسے عبادت کا درجہ دیا ہے لیکن خاوند کو منع کر دیا ہے کہ وہ بیوی کی دبر میں جماع نہ کرے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے

انتھا علی کل حال اذا کان ذالک فی الفرج (رواہ احمد)

[تم اپنی عورت سے کسی طریقے سے بھی جماع کر سکتے ہو اگر وہ فرج میں ہو]

بیوی سے ہر طرح لطف اندوز ہو سکتے ہیں جبکہ دخول شرمگاہ میں کیا جائے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

اقبل وادبر واتق الدبر والحیضہ (رواہ احمد)

[آگے سے کرو یا پیچھے سے کرو لیکن دبر سے عورت حائضہ سے بچو]

معلوم ہوا کہ خاوند بیوی کے سامنے رخ سے جماع کرے یا پشت کی طرف سے کرے مگر پاخانہ کی جگہ میں اور حیض کی حالت میں دخول کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے۔

نبی علیہ السلام سے ایک انصاریہ نے بیوی میاں کے ملاپ کے متعلق پوچھا تو فرمایا

صماما واحدا ای الفرج فقط (رواہ احمد والترمذی)

[ایک سوراخ میں ہونا چاہیے یعنی فرج میں]

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

ملعون من اتی امراۃ فی دبرھا (رواہ احمد ۵۸۶۵)

[لعنتی ہو وہ جو عورت سے دبر میں جماع کرے]

عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کی وساطت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی

علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الذی یأتی امراتہ فی دبرھا ھی اللوطیۃ الصغریٰ (رواہ احمد)

[وہ جو عورت کے پاس اس کی دبر میں آتا ہے تو یہ چھوٹی لواطت ہے]

امام دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ سعید بن یسار نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ بیوی کے دبر میں جماع کرنا کیسا ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا:

ھل یفعل ذلک احد من المسلمین (سنن دارمی)

[کیا یہ مسلمانوں میں سے کسی نے کیا ہے]

لوطی کی سزا

قرآن مجید میں لواطت کے مرتکب ہونے والوں کے متعلق فرمایا گیا۔

واللذان یاتینھامنکم فاٰذوھما

[تم میں سے جب دو مرد بدفعلی کریں تو انہیں خوب سزا دو]

نبی علیہ السلام نے لواطت کے گھناؤنے پن کو کئی احادیث میں واضح فرمایا اور ساتھ اپنی امت کے بارے میں خطرے کا بھی اظہار فرمادیا

انی اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط (جمع الفوائد)

[مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ قوم لوط کے عمل کا خطرہ ہے]

اس برائی کا قلع قمع کرنے کے لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من وجد تموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ

[جو شخص کہ تم پاؤ اس کو قوم لوط والا عمل کرتا پس فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو] (ترمذی)

اس حدیث پاک کی بنا پر فقہائے کرام میں اس بات پر تو اجماع ہے کہ لوطی فاعل

اور مفعول دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ لیکن کس طرح قتل کیا جائے اس طریقہ کار میں دو قول ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ اور حاکم کا یہ مذہب ہے کہ زنا اور لواطت میں بڑا فرق ہے۔ زنا پر حد مقرر ہے جبکہ لواطت پر مقرر نہیں۔ اس لئے لوطی کو زیادہ دردناک اور سخت سزا دی جانی چاہیے۔ چاہے پہاڑ سے گرا دیا جائے یا ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ڈال کر کچل دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت صدیق اکبر ﷛ نے حضرت علی ﷛ کے مشورے پر ایک لوطی کو جلانے کا حکم دیا تھا۔ حضرت خالد بن ولید ﷛ نے سزا جاری کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ﷛ حضرت عبداللہ بن زبیر ﷛، خالد بن زید ﷛ عبداللہ بن معمر زہریؒ۔ اسحاق بن راہویہ۔ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اسی بات کے قائل ہیں کہ لوطی کی سزا زانی کی نسبت زیادہ سخت ہونی چاہیے۔

دوسری جماعت کا قول ہے کہ جو زانی کی سزا شریعت میں متعین ہے وہی لوطی کی بھی ہونی چاہیے۔ ان میں حسن بصری۔ عطاء ابن ابی رباح۔ سعید بن المسیب۔ ابراہیم نخعی۔ قتادہ۔ اوزاعی۔ امام ابو یوسف اور امام محمدؒ شامل ہیں۔

معلوم ہوا کہ لواطت کا فعل قتل کے فعل سے بھی زیادہ برا ہے اس لئے کہ اگر مقتول کا وارث چاہے تو قاتل کو قتل سے بچا سکتا ہے۔ مگر لوطی کے لئے قتل سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

شریعت محمدیہ کا حسن وجمال

شرع شریف کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جس سوراخ سے شیطان حملہ آور ہو سکتا ہے اسے بند کر دیا گیا۔ جس منزل پہ نہیں جانا اس راستے پر پہلا قدم اٹھانے سے ہی روک دیا۔ مثلاً لواطت سے منع کرنا مقصود تھا لہٰذا بے ریش لڑکوں کی

طرف شہوت کے ساتھ دیکھنے سے روک دیا۔ لڑکپن کی عمر میں جسم بھی نرم و نازک ہوتا ہے اور مرد کے ساتھ رہنے میں قباحت بھی محسوس نہیں ہوتی لہذا گناہ میں پڑنا بھی آسان ہوتا ہے۔

بے ریش لڑکے کو دیکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نهى رسول الله ﷺ ان يحد الرجل النظر الغلام الامرد

[رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ انسان کسی بے ریش لڑکے کی طرف نگاہ ڈالے]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تجالسوا ابناء الملوك فان الانفس تشتاق اليهم مالا تشتاق الى الجوارى العواتق (ذم الھویٰ: امام ابن جوزی)

[تم امیرزادوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیونکہ نفس ان سے ایسی چیز کی خواہش کرتے ہیں جس کی خوبصورت لونڈیوں سے بھی نہیں کرتے]

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

فانى ارى مع امرأة شيطانا ومع كل صبىّ بضعة عشر شيطانا (مشاجرات الخطابہ: ۲۱۷)

[عورت کے ساتھ ایک شیطان دکھائی دیتا ہے مگر لڑکے کے ساتھ دس سے زیادہ شیطان نظر آتے ہیں]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

مالدار لوگوں کے لڑکوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ اپنی شکل وصورت اور لباس وپوشاک سے سراپا فتنہ ہوتے ہیں ایسا فتنہ کہ بعض

اوقات عورتوں سے بڑھ کر فتنہ ثابت ہوتے ہیں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں لکھتے ہیں۔

فانه يحرم النظر الى وجهها و وجه الامرد اذا شك فى الشهوة

[جنسی میلان کا خطرہ ہو تو عورت اور بے ریش لڑکے کے چہرے پر نظر ڈالنا حرام ہے] (ردلمختار حاشیہ: ۱/ ۲۵۸)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر لڑکا خوبصورت ہو تو عورت کے حکم میں ہے گویا سر سے پاؤں تک اس کا جسم چھپانے کے قابل ہے۔ محدث ابن القطان فرماتے ہیں۔

قال ابن القطان اجمعوا على انه يحرم النظر الى غير الملتحى بقصد التلذذ وتمتع البصر بما سنه واجمعوا على جوازه بغير قصد اللذة والناظر مع ذالك امن الفتنه (ردالمختار ۲۸۵)

[ابن القطان فرماتے ہیں کہ جس لڑکے کی داڑھی نہیں نکلی۔ لطف اندوز ہونے اور خوبصورتی سے لذت پانے کی نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ اگر لذت مقصود نہ ہو اور دیکھنے والا فتنے سے مامون ہو تو جائز ہے]

شہوت کی تفسیر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت اچھے انداز کی ہے۔

انها ميل القلب مطلقا

[دل کے میلان کا نام شہوت ہے]

حضرت ابو سہل فرماتے ہیں کہ عنقریب اس امت میں ایک قوم ہو گی جن کو لونڈے باز کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی

(۱) ایک قسم صرف حسین لڑکوں کو دیکھنے والی ہو گی

(۲) دوسری ان سے ملاقات و مصافحہ کرے گی

(۳) تیسری ان سے بدفعلی کرے گی

بے ریش کے بارے میں اکابر کا طرز عمل

☆......حضرت امام مالکؒ سماع حدیث کیلئے بے ریش لڑکوں کو اپنی مجلس میں بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ہشام بن عمار جو اس وقت بے ریش تھے لوگوں کے مجمع میں چھپ کر بیٹھ گئے اور امام مالکؒ سے سولہ حدیثیں سن لیں، امام مالکؒ کو جب اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور سولہ درے مارے۔

☆......حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ درس حدیث سننے کیلئے پہلی مرتبہ تشریف لائے تو ابھی بے ریش تھے۔ امام اعظمؒ نے ان کو کہا کہ آپ میرے سامنے نہیں پشت کی طرف بیٹھ کر درس حدیث سنا کریں۔ چنانچہ کئی برس تک وہ پشت کی جانب بیٹھ کر درس حدیث سنتے رہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط کا یہ عالم کہ اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کوئی حدیث مبارک سنا رہے تھے کہ ان کا سایہ دیوار پر پڑ رہا تھا۔ ان کے سائے کو دیکھ کر امام اعظمؒ کو اندازہ ہوا کہ ان کی داڑھی آچکی ہے پھر ان کو سامنے بیٹھنے کی اجازت دی۔ سبحان اللہ اس معاملہ اکابر اتنی احتیاط کیا کرتے تھے۔

☆......حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ اس نے کہا میرا بھانجا ہے۔ فرمایا اسے دوبارہ ہمارے پاس نہ لانا اور خود بھی اسے ساتھ لے کر بازار کے چکر نہ لگانا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کو تمہارے متعلق برا گمان کرنے کا موقع مل جائے۔

☆......حضرت شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے تیس شیوخ کے پاس رہا ہوں جو ابدال کے درجے پر تھے۔ ان سب نے مجھے نصیحت فرمائی کہ تم بے ریش لڑکوں کی صحبت سے بچے رہنا۔

☆......حضرت امام یحیٰ رحمۃ اللہ علیہ بن معین کے ایک شاگرد محمد بن حسینؒ نے چالیس

سال تک آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائی۔ حضرت محمد بن ابی القاسم فرماتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمارے ساتھ ایک نوعمر لڑکا تھا جوان کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم میرے سامنے سے اٹھ جاؤ اور میری پشت کی طرف بیٹھو۔

دو مردوں کا ایک بستر پر لیٹنا

اسی احتیاط کی وجہ سے دو مردوں کا ایک چادر میں لیٹنا منع کر دیا گیا۔ ارشاد نبوی ہے۔

لا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد (مسلم . مشکوۃ)

[ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے]

اس حدیث پاک کی روشنی میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ولا یجوز للرجل مضاجعۃ الرجل وان کان کل واحد منھما فی جانب من الفراش (تفسیر کبیر: ۲۵۹/۶)

[دو مردوں کا اکٹھا سونا جائز نہیں اگر چہ دونوں بستر کے کنارے کنارے ہی کیوں نہ لیٹیں]

اسی لئے بچے دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو ارشاد نبوی فرقوا بینھم فی المضاجع کے مطابق بستر الگ کر دینے چاہیں۔

لواطت کے نقصانات

عقل ونقل کی روشنی میں لواطت کے نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عورت سے نفرت:

لوطی شخص چونکہ خلاف فطرت عمل کر کے خوش ہوتا ہے لہذا وہ عقل سلیمہ اور فطرت

سلیمہ سے عاری ہو جاتا ہے۔ اسے عورت کی بجائے لڑکوں میں زیادہ رغبت محسوس ہوتی ہے۔ لواطت کی کثرت سے بعض اوقات مرد اپنی بیوی سے جماع کے قابل بھی رہتا۔ اس لئے گھر اجڑتے ہیں۔ لوطی کی بیوی نہ تو مطلقہ کہی جا سکتی ہے نہ ہی شادی شدہ کہی جا سکتی ہے۔ اس کے دل کو سکون کیسے نصیب ہو سکتا ہے جبکہ خاوند کو بیوی میں کشش ہی محسوس نہیں ہوتی۔ ایسے حالات میں بیوی کو گھر میں رکھنا زندہ درگور کرنے کے مترادف ہے۔

نسل کشی کا گناہ:

لوطی شخص اپنے نطفہ کو ایسی جگہ ڈالتا ہے جہاں نسل بڑھنے کا امکان ہی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا لوطی اللہ رب العزت کی دی ہوئی امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ لواطت کے گناہ کے ساتھ ساتھ اس کو نسل انسانی ضائع کرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے۔

جنسی تسکین سے محروم:

اللہ رب العزت نے عورت کی شرمگاہ کو مرد کی شہوت پورا ہونے کے لئے محل کامل بنایا ہے۔ جب کوئی مرد اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے تو عورت کی فرج میں مرد کا نطفہ آتا ہے جبکہ مرد کے عضو خاص میں بھی عورت کے جسم سے ایسا مائع جذب ہوتا ہے جو مرد کو جنسی طور پر تسلی و تسکین دے دیتا ہے۔ اسی لئے عورت سے کئی مرتبہ جماع کرنے سے بھی اتنی کمزوری محسوس نہیں ہوتی جو غیر فطری طریقے سے ایک دفعہ شہوت پوری کرنے سے محسوس ہوتی ہے۔ یوں سمجھیں کہ عورت مرد کی غذا ہے لوطی شخص وقتی طور پر شہوت کو پورا کر بھی لے پھر بھی اس کے اندر جنسی پیاس رہے گی، طبیعت میں اضطراب اور بے چینی رہے گی۔ سکون تام کی کیفیت لواطت سے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ جبکہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے تسکین کامل نصیب ہوتی ہے۔ سچے پروردگار کے سچے کلام کی

گواہی ہے۔

ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیہا

[تم میں سے تمہارے جوڑے بنائے تا کہ تم اس سے سکون پاسکو]

اعصابی کمزوری:

لواطت غیر فطری عمل ہونے کی وجہ سے اعصابی کمزوری کا سبب بنتا ہے توانائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ لوطی شخص کو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے جسم کو کسی نے نچوڑ دیا ہے۔ تھکاوٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔ اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔

حافظہ کمزور:

لوطی شخص کی قوت حافظہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اول تو کچھ یاد ہی نہیں رہتا اگر کر بھی لے تو جلدی بھول جاتا ہے۔ لواطت کے مرتکب ہونے والے نوجوان طالبعلم اگر محنت کوشش سے سبق یاد بھی کر لیں تو سناتے وقت یا لکھتے وقت ایسے بھول جاتے ہیں جیسے سبق یاد ہی نہیں کیا تھا۔

چہرہ بے نور:

لوطی شخص کے چہرے کی رعنائی اور چمک ختم ہو جاتی ہے۔ جوانی میں چہرے پر جھریاں پڑنے لگ جاتی ہیں۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بن جاتے ہیں۔ چہرے کی جاذبیت اور کشش نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔

عضو خاص کی خرابی:

لواطت کی وجہ سے مرد کے عضو خاص میں ٹیڑھا پن آ جاتا ہے۔ بعض اوقات پھوڑا بھی بن جاتا ہے۔ آتشک اور سوزاک جیسی موذی بیماریاں اسی فعل بد کی وجہ سے لگتی

ہیں۔ان بیماریوں کی وجہ سے انسان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے

لاعلاج پریشانی:

لوطی شخص کے اندر لڑکوں یا مردوں کو دیکھ شہوت بیدار ہو جاتی ہے جبکہ زانی شخص میں عورت کو دیکھ کر شہوت بھڑکتی ہے۔زانی کے لئے عورت سے پردہ کرنا اور دور رہنا آسان ہے مگر لوطی کے لئے مردوں سے دور رہنا مشکل کام ہے۔لہذا لوطی کی پریشانی لاعلاج ہے جہاں بھی جائے بیٹھنا اٹھنا رہنا سہنا سب مردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔حتی کہ نماز پڑھنے مسجد میں جائے تو لوگوں کے دل خشیت الہی سے بھرے ہوتے ہیں جبکہ لوطی کی نظر کسی مرد پر پڑنے سے اسکا دل شہوت سے لبریز ہوتا ہے نماز باجماعت کے وقت اگلی صف میں مرد کو رکوع سجدہ کرتا دیکھ کر عضو خاص میں تناؤ آجاتا ہے۔

علامہ اقبال نے صحیح کہا ہے۔

میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

حیوان سے بدتر:

لوطی شخص ایک ایسا عمل کرتا ہے جو حیوان بھی نہیں کرتے لہذا وہ حیوان سے بھی بدتر ہوتا ہے۔لواطت کا اثر انسانی اخلاق پر بہت برا پڑتا ہے اس لئے لوطی لوگوں سے میل ملاپ کرتے ہوئے گھبراتا ہے۔

لاعلاج بیماری:

لوطی شخص کو ایڈز جیسی مہلک بیماری لگ جاتی ہے جسکا ابھی تک کوئی علاج بھی نہیں ہے۔یہ بیماری اس سے اس کی بیوی کو بھی لگ سکتی ہے۔آئندہ اولاد میں بھی اس بیماری کے بداثرات منتقل ہو جاتے ہیں۔لواطت کی وجہ سے آخرت کا عذاب تو ہوگا ہی کئی یہ

دنیا کا عذاب بھی کیا کم ہے۔ایڈز والا شخص تو زمین پر چلتی پھرتی لاش کی مانند ہوتا ہے۔

لاعلاج نجاست:

لواطت ایسی گندی بیماری کہ اس سے لوطی روحانی طور پر دائمی نجس ہو جاتا ہے۔
محدث ابن ابی الدنیا نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔

ان الذی یعمل ذلک العمل لو اغتسل بکل قطرۃ من السماء وکل قطرۃ من الارض لم یزل نجسا

[جو کوئی یہ عمل کرے وہ اگر چہ کہ آسمان وزمین کے ہر قطرے سے غسل کر لے پھر بھی ہمیشہ کیلئے نجس رہے گا]

حضرت فضیل بن عیاض سے صحیح اسناد کے ساتھ منقول ہے

لو ان لوطیا اغتسل بکل قطرۃ من السماء لقی اللہ غیر طاہر

[اگر چہ لوطی آسمان کے ہر قطرے سے غسل کر لے پھر بھی اللہ تعالیٰ کو ناپاک ہی ملے گا]

اس سے بڑی ذلت اور کیا ہو سکتی ہے کہ لوطی شخص زمین و آسمان کے سب پانی سے بھی غسل کر لے تب بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے نجس حالت میں پیش ہوگا۔
علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں اسکی وجہ بیان کرتے ہیں۔

ان الماء لا یزیل عنہ ذلک الاثم العظیم الذی ابعدہ عن ربہ

[بے شک نہیں زائل کرتا پانی اس سے اس بڑے گناہ کو جس نے اس کو اس کے رب سے دور کر دیا]

اسی لئے لوطی شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھنا بھی گوارا نہ کریں گے۔حدیث پاک میں ہے

لا ینظر اللہ عزوجل الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی دبرھا

(ترمذی)

[اللہ تعالیٰ ایسے مرد کی طرف دیکھیں گے ہی نہیں جو عورت کی دبر کی طرف سے آئے]

برا خاتمہ برا انجام:

لوطی شخص اگر لواطت سے سچی توبہ نہ کرے تو اسے موت کے وقت کلمہ پڑھنے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

من اتی النساء فی اعجاز ھن فقد کفر (رواہ الطبرانی)

[جو عورتوں کے ساتھ لواطت کرے اس نے کفر کیا]

دوسری حدیث پاک میں ہے۔

من اتی حائضا او امرأۃ فی دبرھا او کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ

[جو حائضہ یا اپنی عورت کے دبر میں آتا ہے یا کاہن کے پاس جاتا ہے بے شک اس نے کفر کیا اس سے جو محمد ﷺ پر اتارا ہے]

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لواطت اتنا بڑا گناہ ہے کہ برا خاتمہ اور برے انجام کا ڈر رہتا ہے۔ علامہ ابن قیم نے الجواب الکافی میں ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو خوبصورت لڑکے سے محبت تھی۔ جبکہ لڑکے کو اس شخص سے نفرت تھی۔ وہ شخص اسی نفسانی محبت میں ایسا پھنسا کہ بیمار ہو گیا۔ اس نے چاہا کہ اسکا محبوب لڑکا "اسلم" اس کے پاس آجائے مگر وہ نہ آیا۔ جب اس پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگے تو اس نے شعر پڑھے۔

"اسلم" یا راحۃ العلیل
و یا شفاء المدنف النحیل

رضاک اشهیٰ الی فؤادی

من رحمۃ الخالق الجلیل

[اسلم ! اے بیمار کی راحت ! اور اے کمزور اور لاغر شخص کی شفاء میرے دل کو تیری رضا کی زیادہ چاہت ہے بہ نسبت خالق جلیل کی رحمت کے]

جب قریب والے شخص نے اس سے کہا: "اتق اللہ" (اللہ سے ڈر) اس نے کہا "قد کان" (ایسا ہی ہے) اور اس کی روح نکل گئی۔ اللہ تعالیٰ برے خاتمہ سے محفوظ فرمائے آمین۔

علامہ ابن قیم نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

ان هذا المرض وهذا العشق تاره یکون کفرا کمن اتخذ معشوقه ندا یحبه کما یحب الله

[یہ مرض اور یہ عشق کبھی کفر کی طرح ہوتا ہے جیسے کہ وہ اپنے معشوق کے بلانے کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرح محبوب رکھتا ہے]

لوطی شخص کے لئے چند اشعار بھی انہوں نے لکھے ہیں۔

فیا ناطی الذکران یهنکم البشری

فیوم معاد الناس ان لکم اجرا

[اے ٹکرانے والو اپنی شرمگاہوں کو! تمہارے لئے بشارت ہے کہ لوگوں کے لوگوں کے لوٹنے کے دن تمہارے لئے اجر ہے]

کلوا واشربوا وازنوا ولوطوا وابشروا

فان لکم زنا الی الجنة الجزا

[کھاؤ پیو اور زنا کرو اور خوش ہو جاؤ۔ بے شک تمہارے زنا تمہیں اس جنت تک پہنچانے والے ہیں]

فاخوانكم قد مهدوا الدار قبلكم
وقالوا الينا عجلوا لكم بشرا

[بے شک تمہارے بھائیوں نے تم سے پہلے گھر بنا لئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف آنے میں جلدی کرو تمہارے لئے بشارت ہے]

وما نحن اسلاف لكم فى انتظاركم
سيجمعنا الجبار فى ناره الكبرىٰ

[اور یہ کہ ہم تم سے پہلے والے ہیں، تمہارے انتظار میں ہیں عنقریب وہ ہمیں جمع کرے گا بڑی آگ میں]

فلا تحسبوا ان الذين نكحتموا
يغيبون عنكم بل ترونهم جهرا

[پس نہ گمان کرو کہ جن سے تم نے جماع کیا تھا وہ غائب ہوں گے۔ نہیں بلکہ تم ان کو سامنے دیکھو گے]

و يلعن كل منكما لخليله
و يشقى به المخزون فى الكرة الاخرىٰ

[اور تم میں سے ہر ایک لعنت کرے گا اپنے دوست کو......]

يعذب كل منهما بشريكه
كما اشركا فى لذت توجب الوزرا

[پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کو اپنے شریک کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ جیسے کہ وہ دونوں ایک ایسی لذت میں شریک تھے جو گناہ کو واجب کرتی ہے]

(الجواب الکافی ۱۹۷۔۱۹۸)

السحاق

جب دو عورتیں ایک دوسرے کے ساتھ طلاپ کر کے اپنی شہوت کو پورا کریں تو اسے اسحاق کہتے ہیں۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا

اذا اتت المرأة فهما زانتيان

[پس جب عورت عورت کے پاس آئے تو وہ دونوں زنا کرنے والیاں ہیں]

حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا

سحاق النساء زنا بينهن

[عورت کا عورت سے گناہ کرنا ان کا آپس میں زنا ہے]

اگرچہ اس عمل پر زنا کرنے کا گناہ ہوگا مگر اس پر تعزیر کی سزا دی جائے گی حد جاری نہیں ہوگی۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ جس طرح کوئی مرد کسی عورت سے بغیر دخول کے بوس و کنار کر کے اپنی شہوت کو پورا کرلے۔ یہ عمل بھی قوم لوط سے شروع ہوا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

انما حق القول على قوم لوط عليه السلام حين استغنى النساء بالنساء والرجال بالرجال (درمنثور: ۳/۱۰۰)

[بے شک یہ بات درست ہے قوم لوط علیہ السلام کے بارے میں کہ عورتیں عورتوں کے ساتھ اور مرد مردوں کے ساتھ مطمئن تھے]

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن علی سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کی عورتوں کو مردوں کی وجہ سے عذاب دیا۔ انہوں نے فرمایا

الله اعدل من ذالک. استغنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء (بيهقى. ابن عساكر)

[اللہ بڑے انصاف کرنے والے ہیں ان سے کہ مرد مردوں کی وجہ سے اور
عورتیں عورتوں کی وجہ سے مستغنی تھیں]

علامہ ابن قیم نے لکھا ہے۔

لكن لا يجب فيه الحد . اي في اسحاق . لعدم الايلاج وان اطلق عليهما اسم الزنا العام كزني العين واليد والرجل والفم (الجواب الكافي ٢٠١)

[لیکن اس میں حد واجب نہیں یعنی سحاق میں دخول نہ ہونے کی وجہ سے۔ اگر چہ کہ ان دونوں پر زنا کا لفظ بولا جاتا ہے جیسے آنکھ کا زنا، ہاتھ کا زنا پاؤں کا زنا اور منہ کا زنا]

اس سے ثابت ہوا کہ شرع شریف نے ظاہری طور پر دخول ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس پر حد جاری ہونے کا حکم نہیں دیا۔ لیکن قضائے شہوت کی نظر سے دیکھا جائے تو ایک عورت دوسری عورت کے ذریعے اپنی جنسی پیاس بجھاتی ہے۔ اس کے جسم سے خارج ہونے والی منی ضائع ہو کر انسان کی نسل کشی کا ذریعہ بنتی ہے۔

یہ شہوت پرستی کا راستہ عورت کی آنکھ سے شرم اور دل سے حیا کو ختم کر دیتا ہے۔ جس عورت کو شرم وحیا کا مجسمہ ہونا چاہیے تھا وہ دوسری عورتوں یا لڑکیوں کو برے راستے پر لانے کا سبب بنتی ہے۔ شیطان کی منشا پورا کرتی ہے۔ جس طرح بدکردار مرد عورتوں کو پھنسانے کے چکر میں رہتے ہیں اسی طرح یہ عورت کسی لڑکی کو جال میں پھنساتی ہے۔ دوسری لڑکی کو دیکھ کر اس کے اندر شہوت کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے اور یہ فاعلہ بن کر اپنی مستی اتارتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (المعارج)

[پس جو اس کے علاوہ کو چاہے پس وہی حد سے بڑھنے والے ہیں]

زنا کی چوتھی قسم
جانور سے زنا

انسان اپنے غلبہ شہوت میں اسقدر مغلوب الحال ہو جاتا ہے کہ وہ جانور سے زنا کر لیتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

ملعون من اتی شیئا من البہائم (طبرانی۔حاکم)

[لعنت کی گئی ہے اس شخص پر جو جانوروں کے پاس آتا ہے (یعنی فعل حرام کرتا ہے]

جانور سے زنا کرنا لواطت سے بھی بڑا گناہ ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں۔

لاریب ان الزاجر الطبعی عن اتیان البہیمۃ اقوی من الزاجر الطبعی عن اللوط (الجواب الکافی ۲۰۱)

[بے شک جانور سے زنا کرنے کا عذاب لواطت کرنے کے عذاب سے بھی زیادہ سخت ہے]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

من اتی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوھا معہ (احمد ۲۴۲۰۔ ابوداؤد: ۴۴۶۴)

[جس شخص نے جانور کے ساتھ بدفعلی کی اس کو قتل کردو]

اس معاملے میں علمائے کرام کے دو قول ہیں۔ ایک جماعت کا قول ہے کہ اس پر زانی کی حد جاری ہونی چاہیے۔ دوسری جماعت کا قول ہے کہ اس کو لوطی کی سزا ملنی چاہیے۔ بہرحال جو بھی ہو یہ عمل قابل سزا ہے۔